حضور ﷺ انسانیت کی جان ہیں

؎ زندگیاں تمام ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے　　　تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

سورۃ الرحمٰن: ۱-۴

اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ

''رحمٰن وہ ہے جس نے اپنے محبوب کو قرآن سکھایا انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا انہیں (محمد ﷺ کو) بیان سکھایا''

تفسیر:

یہ آیت کریمہ حضور ﷺ کی عظمت کی بہت بڑی دلیل ہے کیونکہ اس میں اللہ نے اپنا تعارف اپنے نبی کے حوالے سے کرایا جبکہ زندگی کے معاملات میں یہ اصول دیکھا گیا ہے کہ چھوٹی شخصیت بڑی شخصیت کا تعارف کرواتی ہے لیکن یہاں معاملہ کچھ اور ہے اللہ خود رب ہو کر اپنے نبی کا تعارف کروا رہا ہے کہ رحمٰن وہ ہے جس نے اپنے نبی کو قرآن سکھایا اور انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا ہے پھر اُسے بیان سکھایا ہے۔

شان نزول:

یہ آیت کریمہ اُس وقت نازل ہوئی جب حضور ﷺ نے کفار سے کہا کہ رحمٰن کو سجدہ کرو تو اُنہوں نے پوچھا تھا رحمٰن کون ہے؟ اللہ نے کفار کے سوال کے جواب میں یہ آیات نازل کردیں کہ رحمٰن وہ ہے جس نے اپنے نبی کو قرآن سکھایا ہے، اُسے پیدا کیا اور اُسے بیان بھی سکھایا ہے۔

کفار حضور ﷺ کے بارے میں یہ کہا کرتے تھے کہ کوئی انسان ہے جو انہیں یہ آیات سکھا دیتا ہے لہٰذا اللہ نے کفار کی اس بات کا جواب دیا کہ میرے نبی کو کوئی یہ آیات نہیں سکھاتا ہے وہ رحمٰن یعنی اللہ ہے جو اسے قرآن سکھاتا ہے۔

الرحمٰن:

یہ اللہ کا صفاتی نام ہے۔ رحمٰن رحم کرنے والے کو کہتے ہیں لیکن اللہ کی یہ صفت کفار اور مسلمان دونوں کے لئے ایک جیسی ہے کیونکہ اللہ کی صفاتِ رحمانیت یہ ہے کہ وہ جب سورج چمکاتا ہے تو اس نے یہ تخصیص نہیں کی کہ یہ سورج صرف مسلمانوں پر چمکے گا بلکہ وہ اس سورج کو تمام دنیا پر چمکا دیتا ہے۔ اللہ جب ہوا کو چلاتا ہے تو اُس ہوا کو صرف مسلمانوں پر ہی نہیں چلاتا بلکہ پوری کائنات پر چلا دیتا ہے۔ اللہ جو زمین سے نعمتیں نکال رہا ہے وہ صرف مسلمانوں کے لئے نہیں ہیں اللہ ان نعمتوں میں سے ہر ایک کو اُس کا حصہ عطا فرما رہا ہے۔ اللہ کی یہ صفت رحمانیت دنیا میں کارگر ہے اللہ کی صفت رحمانیت سے دنیا کی ہر چیز پل رہی ہے اسی ایک جہاں میں اللہ تعالیٰ جن وانس، حیوان، حشرات، چرند، پرند کو رزق عطا فرما رہا ہے لیکن قیامت کے دن اللہ یہ صفتِ رحمانیت اٹھالے گا اور وہاں اللہ رحیم بنے گا وہاں اللہ تعالیٰ سوائے مسلمانوں کے کسی کو بھی پانی کا ایک گھونٹ بھی پینے کو نہیں دے گا اُس دن وہی لوگ اللہ کے کرم میں آئیں گے جو نبی کا کلمہ پڑھنے والے ہوں گے۔ اللہ یہاں تمام بنی نوع انسان سے مخاطب ہے کہ دنیا میں تم میری نعمتوں کا انکار بھی کرتے ہو، میری نا فرمانی بھی کرتے ہو لیکن میری رحمت پھر بھی تم پر ہے یہ صرف میرے صفاتی نام کا فیض ہے جو تمہیں صرف دنیا میں ملے گا۔

اللہ اپنے نبی کا استاد ہے:

اللہ نے فرمایا میں اپنے نبی کا استاد ہوں، میں اُسے پڑھانے والا ہوں اللہ نے یہاں قرآن کو سکھانے کی بات پہلے کی اور پیدا کرنے کی بات بعد میں کی ہے یہاں **علمہ القرآن** قرآن سکھانے سے مراد حضور ﷺ کی ذاتِ کریمہ ہے اور **خلق الانسان سے مراد** اللہ نے انسانیت کی جان محمد کو پیدا کیا۔ ایک بات قابلِ غور ہے کہ سکھایا تو اسے جاتا

ہے جو موجود ہو؟ کیا حضور ﷺ موجود تھے؟ اور اس سورۃ کی ترتیب بھی ایسے ہونی چاہئے تھی۔ **الرحمن .... خلق الانسان....... علمه القرآن** ..یعنی انسان پہلے پیدا ہوتا ہے پھر بعد میں سیکھتا ہے علم حاصل کرتا ہے لیکن اللہ نے کمال حکمت سے ترتیب یوں رکھی **اَلرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ** اللہ یہاں حضور ﷺ کی اُس حیات کی بات کر رہا ہے جب کوئی بھی موجود نہ تھا اُس وقت بھی حضور ﷺ موجود تھے۔

"خلق الانسان" سے مراد حضور ﷺ کی دنیاوی پیدائش ہے کہ میں نے اپنے محبوب کو اپنے قرب میں سب کچھ سکھا دیا پھر بعد دُنیا میں بھیج دیا تم میرے نبی کی شان تو ملاحظہ کرو جو اس دنیا میں آنے سے پہلے ہی قرآن پڑھ کر آیا جو آنے سے پہلے ہی علم لے کر آیا ہے دنیا میں تو صرف حضور ﷺ کے علوم کا اظہار ہوا ہے وہ شخصیت جسے اللہ خود قرآن سکھائے اللہ کی بارگاہ میں اُس کا مقام کیا ہوگا؟

اللہ تعالیٰ نے **علمه القرآن** میں بہت بڑی حکمت سے پردہ اٹھا دیا ہے اس سے دو چیزیں ثابت ہوئیں:

"ایک یہ کہ اللہ خود اپنے نبی کا استاد ہے اور دوسرا حضور اللہ کے شاگرد ہیں اور ان کے درمیان کتاب قرآن پاک ہے اللہ اپنے نبی سے اور نبی اللہ سے قرآن کے ذریعہ جڑے ہوئے ہیں"

اگر کوئی شاگرد دنیا میں نہ پڑھے تو اس کی تین وجوہات ہوتی ہیں:

(۱) اس کا استاد پڑھانے میں صحیح نہیں ہے۔

(۲) جو کتاب پڑھائی جا رہی ہے وہ ناقص ہے۔

(۳) شاگرد نالائق ہے۔

لیکن یہاں پڑھانے والا خدا، پڑھنے والے محمد اور کتاب قرآن پاک ہے ان تینوں میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے اللہ بہترین پڑھانے والا اور حضور ﷺ بہترین پڑھنے والے ہیں جو کتاب پڑھائی جا رہی ہے وہ سب سے اعلیٰ کتاب ہے یہاں ایک بات قابلِ غور ہے کہ علمِ مصطفیٰ میں جو کیڑے نکالتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ حضور ﷺ کو علم کم تھا تو اسے چاہئے کہ **علمه القرآن** سے اپنی اصلاح کر لے اُسے ہدایت کی ضرورت ہے اللہ نے اپنا تعارف ہی اپنے نبی کا استاد ہونے کا کروایا ہے۔

اللہ نے کہیں کہا میں کائنات کو پیدا کرنے والا ہوں، کہیں کہا کہ میں انسانیت کو پیدا کرنے والا ہوں، کہیں کہا جن و بشر میرے پیدا کردہ ہیں، کہیں کہا ہوائیں فضائیں میری وجہ سے ہیں یہ سارے اللہ نے اپنے تعارف پیش کیے ہیں مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ:

"اللہ نے اپنا سب سے بڑا تعارف سورہ الرحمٰن کی دوسری آیت علمه القرآن میں کرایا کہ میں اپنے نبی کو قرآن سکھانے والا ہوں"

اللہ نے ہر نبی کو جو علم دیا اُس علم کا باقاعدہ قرآن میں تعارف بھی کرایا اللہ نے حضرت آدمؑ کو جو علم سکھایا اُس کا ذکر اس طرح سے کیا:

"ہم نے آدمؑ کو تمام چیزوں کے نام سکھا دیئے"

حضرت موسیٰ کا علم بھی بتا دیا، حضرت داؤد کو زرہ بنانی سکھائی، حضرت خضرؑ کو علم لدُنی سکھایا، حضرت عیسیٰؑ کو علم طب، حضرت یوسفؑ کو خوابوں کا علم عطا کیا اللہ نے سب کے علوم کا علیحدہ سے تعارف کرایا لیکن جب اللہ کے نبی کی باری آتی ہے تو اللہ اپنے نبی سے کہتا ہے کہ میں نے اپنے نبی کو کوئی ایک علم نہ عطا کیا بلکہ اپنے نبی کو پورا قرآن ہی سکھا دیا ہر شے اس قرآن میں موجود ہے:

"ہر خشک اور تر شے قرآن میں موجود ہے"

یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضور ﷺ اللہ کے بلاواسطہ شاگرد ہیں اللہ اور حضور ﷺ کے درمیان شاگردی میں تیسرا کوئی نہیں ہے اللہ نے اپنے نبی کو ڈائریکٹ سکھایا ہے درمیان میں تیسرا کوئی نہیں ہے

صاحب روح البیان فرماتے ہیں:

جب جبرائیلؑ حضورﷺ کے پاس آئے اور حروف مقطعات میں سے ایک حرف کھیعص آپ کی بارگاہ میں لائے حضرت جبرائیلؑ نے کہا ک حضورﷺ نے فرمایا ہاں میں جانتا ہوں اس کے پیچھے کیا ہے؟ پھر فرمایا ھ حضورﷺ نے فرمایا ہاں میں جانتا ہوں اس کے پیچھے کیا ہے؟ اسی طرح باقی حروف کے بارے میں آپﷺ نے فرمایا ہاں میں جانتا ہوں۔ حضرت جبرائیلؑ فرمانے لگے حضورﷺ ان الفاظ کی حقیقت تو مجھے بھی معلوم نہیں ہے؟ حضورﷺ نے فرمایا اے جبرائیل!

''تم میرے علم کی حدوں کو نہیں پہنچ سکتے''

آپﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے اللہ نے علم دیا ہے اور آگاہ کیا ہے کہ ایسا ہوگا اور ایسے کرو۔ اکثر صحابہ کرام حضورﷺ سے پوچھتے حضورﷺ کیا یہ پیغام جبرائیل لائے کہا نہیں:

''میرے اور اللہ کے درمیان علم کے کروڑوں رستے ہیں جہاں سے اللہ مجھے نوازتا ہے''

خلق الانسان:

میں نے اپنے نبی کو پیدا کر دیا کبھی حضورﷺ کی سیرت کا مطالعہ کریں کہ حضورﷺ کی آمد سے پہلے کیا حالات تھے اور جب حضورﷺ کی آمد ہوئی تو دنیا کی کایا کیسے پلٹ گئی حضورﷺ اُس دور میں پیدا کیے گئے جو اندھیروں سے بھرا ہوا تھا حضورﷺ جب پیدا ہوئے تو اُس وقت دنیا میں دو سپر پاور تھیں ایک روس اور دوسرا ایران تھا جیسے آج امریکہ اور چین ہے ان ممالک کا بادشاہ ایک خسرو پرویز اور دوسرا ہرقل تھا یہ دونوں بادشاہ لوگوں کے خدا بنے ہوئے تھے اور انہوں نے بے انتہا لوگوں پر ظلم کیے غریب اُس دور میں غلام تھے، ان کے درباروں میں زندہ انسانوں کی کھالیں کھینچی جاتی تھیں اور ایسے ایسے لوگ پائے جاتے تھے جو کھالیں کھینچنے میں مہارت رکھتے ہیں، عرب کا علاقہ جہالت میں ڈوبا ہوا تھا یہ سارے انپڑھ لوگ تھے یہ سارے تہذیب، شائستگی، سکون و آرام سے ناآشنا تھے۔ عرب بے آب و گیاہ وادی تھی اس میں نہ کوئی پانی تھا اور نہ کوئی سبزہ تھا ان سپر پاورز کی نظر میں عرب اتنا نیچ علاقہ تھا کہ اس علاقہ کو فتح کرنا تو دور کی بات یہ دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔

جب ابرہہ نے حضورﷺ کی پیدائش سے پہلے کعبہ پر حملہ کیا تھا یہ سارے لوگ کعبہ کی عزت کو جانتے تھے لیکن ان میں کوئی مرکزیت نہیں تھی، یہ سارے فرقوں اور قبائل میں بٹے ہوئے لوگ تھے یہ سارے بھاگ گئے کسی نے کعبہ کی ذمہ داری نہیں اٹھائی کوئی کعبہ کی حفاظت کے لئے نہ آیا یہاں تک کہ حضرت عبدالمطلب جو حضورﷺ کے دادا ہیں جن کے سو اُونٹ ابرہہ نے لے لئے اور آپ کے دادا جب ابرہہ کے پاس گئے اور انہوں نے جو بات ابرہہ کو کہی وہ بات اُسے حیران کر گئی کہا میرے اُونٹ واپس کر دیں ابرہہ نے کہا میں کعبہ پر حملہ کرنے والا ہوں تمہیں اُس کی فکر نہیں ہے اور تم اُونٹ لینے آگئے ہو۔ عبدالمطلب نے کہا ہمارے پاس تیرے مقابلہ کے لئے نہ تو کوئی فوج ہے اور نہ کوئی ہتھیار ہے ہم تیرا مقابلہ نہیں کر سکتے لہٰذا تو میرے سو اُونٹ واپس کر دے وہ کعبہ والا اپنے کعبہ کی خود حفاظت کر لے گا۔

قیصرِ روم ہرقل بڑا جنگ جو انسان تھا بڑی انقلابی سوچ کا مالک تھا اسے جب یہ خبر ملی کہ عرب میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے اس نے جاسوس بھیج کر تحقیق کروائی تو تحقیق درست ثابت ہوئی کہ واقع عرب میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

اس نے اپنے علاقہ میں اپنے سپاہیوں کی دوڑیں لگوا دیں کہ پتہ کرو عرب میں سے کوئی شخص ادھر آیا ہے؟ اُسے میرے دربار میں لے آؤ اتفاق سے اس کے شہر حمص میں ابوسفیان آیا ہوا تھا وہ اس بادشاہ کے جاسوسوں کو مل گیا اُس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے۔ جب انہیں بادشاہ کے دربار میں لایا گیا تو اُن لوگوں کو ابوسفیان کے پیچھے کھڑا کر دیا اور اس نے کہا میں ابوسفیان سے سوال پوچھوں گا اگر یہ جھوٹ بولے تو پیچھے سے ہاتھ کھڑا کر دینا۔

ضیا القرآن صفحہ: ۵۱۷:

جلد نمبر اول:

ہرقل: جس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تمہاری اُس کے خاندان کے بارے میں کیا رائے ہے؟

ابوسفیان: خاندان کے اعتبار سے وہ سب سے اعلیٰ شخص ہے۔

ہرقل: اُس کے خاندان میں نبوت کا دعویٰ پہلے بھی کسی شخص نے کیا ہے؟

ابوسفیان: اُس کے خاندان میں اُس سے پہلے کسی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

ہرقل: اُس کے خاندان میں پہلے کوئی بادشاہ گزرا ہو اور یہ بادشاہوں کی اولاد میں سے ہو؟

ابوسفیان: ایسا نہیں ہے اُس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ نہیں گزرا ہے۔

ہرقل: مجھے یہ بتاؤ جو اُس کا کلمہ پڑھتے ہیں وہ غریب لوگ ہیں یا امیر لوگ ہیں؟

ابوسفیان: اس سوال پر بڑا خوش ہوا اور کہا اُس کے پیچھے تو سارے ہی غریب لوگ چلتے ہیں۔

ہرقل: یہ بتاؤ کیا وہ لوگ بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں؟

ابوسفیان: اُن کی تعداد بڑھ رہی ہے۔

ہرقل: اُس کے دین میں کوئی شخص ناراض ہو کر اُسے چھوڑ کر بھی گیا ہے؟

ابوسفیان: کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے کہ جس نے محمد کو چھوڑا ہو۔

ہرقل: تم نے کبھی اُسے جھوٹ بولتے دیکھا ہو؟

ابوسفیان: میں نے سچ کے سوا اُس کی زبان سے کچھ نہیں سُنا ہے۔

ہرقل: اُس نے کبھی کسی کو دھوکہ دیا ہو؟

ابوسفیان: وہ اپنے عہد کا بڑا پکا ہے اُس نے کبھی کسی کو دھوکہ نہیں دیا ہے۔

ہرقل: کبھی تمہاری اُس سے جنگ ہوئی ہے؟

ابوسفیان: جنگیں ہوئی ہیں۔

ہرقل: کون جیتتا ہے؟

ابوسفیان: کبھی وہ جیت جاتا ہے اور کبھی ہم جیت جاتے ہیں۔

ہرقل: مجھے آخری سوال کا جواب دو کہ وہ تمہیں تعلیم کیا دیتا ہے؟

ابوسفیان: وہ کہتا ہے کہ اللہ ایک ہے، پانچ نمازیں پڑھو، رمضان کے روزے رکھو، کعبہ کا حج اور اپنے مال پر زکوٰۃ دیا کرو، صلہ رحمی کرو، اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرو۔

ہرقل نے کہا اے ابوسفیان جو تم نے ساری باتیں بتائی ہیں میں تمہیں ان کا جواب دینے لگا ہوں پہلے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر تم نے تاریخ پڑھی ہے تو تمہیں اس بات کا علم ہوگا کہ دنیا میں جتنے بھی نبی آئے وہ سارے بڑے اعلیٰ خاندان کے تھے۔

☆ پھر دوسرا سوال میں نے تم سے یہ پوچھا تھا کہ کیا اُس سے پہلے بھی اُس کے خاندان میں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا؟ تم نے کہا نہیں تو مجھے اس بات سے بھی اندازہ ہو گیا کہ وہ واقعی نبی ہیں۔

☆ تیسرا میں نے یہ سوال کیا تھا کہ تھا کہ اُس کے خاندان میں کوئی بادشاہ تھا کیونکہ اگر کوئی اُس کے خاندان میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں سمجھتا کہ شاید بادشاہت کے چکر میں نبوت کا دعویٰ کر رہا ہے لیکن جب تم نے کہا کہ اُس کے خاندان میں کوئی بادشاہ نہیں گزرا تو مجھے یہ یقین ہو گیا کہ وہ واقعی اللہ کا سچا نبی ہے۔

☆ چوتھا سوال میں نے یہ کیا تھا کہ وہ جو نبوت کا دعویٰ کرتا ہے اُس کی سب سے پہلے پیروی کس نے کی تم نے کہا غریبوں اور بے کسوں نے کی تو جان لو دنیا میں جتنے بھی نبی آئے اُن سب کی نبوت کو جن لوگوں نے سب سے پہلے تسلیم کیا وہ بے کس اور غریب لوگ تھے۔

☆ پھر میں نے پانچواں سوال یہ کیا کہ وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں تم نے کہا بڑھ رہے ہیں میں سمجھ گیا کہ تعلیم صحیح جا رہی ہے۔

☆ چھٹا میں نے سوال کیا تھا کہ اُس کے دین کو کوئی شخص ناراض ہو کر چھوڑ کر گیا یا نہیں تم نے جواب دیا نہیں تو میں سمجھ گیا وہ دین ہی اتنا پیارا ہے کہ اُسے کوئی چھوڑ ہی نہیں سکتا وہ سچے دین کی تبلیغ کر رہے ہیں اور وہ نبی کسی کو ناراض کر ہی نہیں سکتا ہے۔

☆ ساتواں میں نے یہ سوال کیا تھا کہ اُس نے کبھی جھوٹ بولا تو تم نے جواب دیا نہیں میں سمجھ گیا کہ نبی ہمیشہ سچے ہوتے ہیں۔

☆ آٹھواں میں نے سوال کیا کہ اُس نے کبھی کسی کو دھوکہ دیا تو تم نے کہا نہیں تو میں سمجھ گیا کہ وہ واقعی اللہ کے نبی ہیں کیونکہ نبی کبھی کسی کو دھوکہ نہیں دیتے ہیں۔

☆ نواں میں نے یہ سوال کیا کہ جب تمہاری اُس سے جنگ ہوئی تو کون جیتا؟ تم نے جواب دیا کبھی وہ جیتے اور کبھی ہم جیتے تو میں سمجھ گیا کہ وہ نبی صرف دعائیں ہی نہیں کرتا بلکہ جہاد بھی کرتا ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں کوشش بھی کرتا ہے صرف دعائیں ہی نہیں کرتا ہے۔

☆ دسواں سوال میں نے یہ پوچھا تھا کہ وہ کس چیز کی تعلیم دیتا ہے تم نے کہا کہ وہ کہتا ہے اللہ ایک ہے، نماز پڑھو، رشتے داروں سے صلہ رحمی کرو، اپنے مال سے زکوۃ ادا کرو تو اے ابو سفیان میری بات یاد رکھنا دنیا میں جتنے بھی نبی آئے اُن سب نے انہی باتوں کی تعلیم دی۔

''ہرقل نے کہا اے ابوسفیان اگر تم سچ کہتے ہو تو خدا کی قسم اگر وہ واقعی ہی سچا نبی ہے تو جس جگہ پہ میں آج کھڑا ہوں ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ نبی اس مقام پر ہوگا اور وہ نبی یہ جگہ اپنے قبضہ میں کر لے گا''

میں جانتا تھا کہ ایک دن وہ نبی آنے والا ہے لیکن میں یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ تم میں سے ہوگا اگر میں یہ جانتا کہ میں اُس کے لئے مخلص ہو سکتا ہوں تو میں اُس کی ملاقات کے لئے سفر کرتا، میں اُس کی خدمت میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کرتا، میں اُن کے پاؤں دھو دھو کر پیتا محض اُن کی محبت اور قدر کی خاطر اُن کے پاس جاتا کسی رتبے یا منصب کو پانے کے لئے نہ جاتا۔ یہ جملے اُس شخص کے ہیں جو وقت کا بادشاہ ہے خود سپر پاور ہے اور یہ تسلیم کر رہا کہ وہ نبی اس دنیا میں آ گیا ہے جس کے آگے اب کوئی ٹھہر نہیں سکے گا۔

اسی لئے صاحب روح البیان نے **خلق الانسان** کے بارے میں لکھا کہ اللہ نے انسانیت کی جان محمد کو پیدا کر دیا۔ حضور ﷺ کے آنے سے انسانیت میں جان آ گئی اور بڑی بڑی سپر پاورز ہل کر رہ گئیں۔ اُس نے اپنے وزراء، کبیر اور روساء کو بلا کر کہا:

اے گروہ روم! اگر تم کامیابی اور ہدایت کے چاہنے والے ہو اور تمہاری خواہش ہے کہ تمہارا ملک سلامت رہے تو:

''آؤ میرے ساتھ اس نبی کی بیعت کر لیں یہ الفاظ وہ بادشاہ کہہ رہا ہے جو خود سپر پاور ہے''

یوں سمجھ لیں جیسے آج کے دور میں یہ الفاظ باراک اوباما کہہ رہا ہے، ہرقل کے منہ سے جونہی یہ جملہ نکلا تو سارے وزیر، کبیر اور روساء نے لعن طعن شروع کر دی یہ دل سے تو مان چکا تھا لیکن حکومت کے لالچ میں آ گیا اور جنگ قادسیہ میں مارا گیا، جنگ قادسیہ میں حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کے ہاتھوں قتل ہو گیا لیکن جو الفاظ اس نے حضور ﷺ کے بارے میں بولے وہ تاریخ میں آج بھی زندہ ہیں، حضور ﷺ اُس دور میں تشریف لائے جب سپر پاور آپ کی عظمت کو ماننے پر مجبور ہو گئی۔

علمه القرآن:

حضور ﷺ کو اللہ نے بیان سکھایا ہے بیان بولنے کو کہتے ہیں حضور ﷺ کا بولنا اللہ کا بولنا ہے۔ اعلیٰ حضرت نے اسی بات کو شعروں میں لکھا:

فصحاء عرب کے بڑے بڑے ۔۔۔ تیرے آگے ہیں سب دبے لچے
زبان نہیں جسم میں جاں نہیں ۔۔۔ کوئی دیکھے مُنہ میں زباں نہیں

حضور ﷺ جب بولتے تو اُن کے سامنے عرب کے بڑے بڑے فصحاء یوں ہو جاتے جیسے اُن کے مُنہ میں زباں نہیں ہے، آپ جب بولتے تو آپ کی زباں سے پھول جھڑتے تھے ،آپ کی فکر اور احادیث کو اللہ نے قیامت تک زندہ کیا ہے جنہیں کروڑوں لوگ پڑھ چکے ہیں، پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے رہیں گے اور قیامت تک اُن الفاظ سے ہدایت لیتے رہیں گے۔

حضور ﷺ زیادہ لمبی گفتگو نہیں کیا کرتے تھے آپ کی زیادہ سے زیادہ لمبی تقریر پینتالیس منٹ کی ہے جو آپ ﷺ نے خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر فرمائی، آپ کا جمعہ کا خطاب بھی دس سے پندرہ منٹ کا ہوتا تھا، جب کسی بات پر زور دینا ہوتا تو اُسے تین بار دہراتے تھے۔ جب حضور ﷺ قرآن پڑھا کرتے تو عرب کے بڑے بڑے روساء چھپ کر قرآن سُنا کرتے تھے حضور ﷺ سحری کے وقت جب قرآن پڑھا کرت تو ابو جہل اور ابوسفیان بھی آکر قرآن سُنا کرتے حضور ﷺ کی آواز انہیں اتنی پیاری لگتی کہ وہ گلی میں چھپ کر حضور ﷺ کا قرآن سُنا کرتے تھے۔

حضور ﷺ کی گفتگو کو سب سے بڑا مظہر حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا ہیں حضور ﷺ نے جو علم زبان سے بیان کیا اُس کا سب سے زیادہ فیض حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا کو حاصل ہوا۔ حضور ﷺ کے سامنے جتنے بھی وفد آتے آپ ﷺ اُن کے سامنے اُن کی زبان میں گفتگو فرماتے، آپ ﷺ کے سامنے عیسائی، یہودی، مجوسی جتنے بھی وفد آتے آپ اُن سے اُن کی زبان میں گفتگو فرماتے، صحابہ کرام نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے یہ ساری زبانیں کیسے سیکھیں ہیں آپ تو عرب سے ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا ہے۔ **علمه القرآن** میرے رب نے مجھے علم سکھایا ہے، میرے رب نے مجھے بولنا سکھایا ہے آپ ﷺ جانوروں سے بھی گفتگو فرما لیتے، آپ ﷺ گونگے کی بھی گفتگو سُن لیتے، پرندوں کی گفتگو بھی سُن لیتے یہاں تک کہ آپ کے دربار میں ہرن آیا حضور ﷺ اُس کی زبان بھی سمجھ لیتے تھے، حضور ﷺ کی بارگاہ میں اُونٹ آیا حضور ﷺ نے اُس کی بات کو سنا اور باقاعدہ جواب بھی دیا۔ حضور ﷺ پتھروں کی بات سُن لیتے تھے، درخت آپ ﷺ کی بات اور آپ ﷺ درختوں کی بات بھی سُن لیتے تھے، اللہ نے ہر بولنے کی صفت حضور ﷺ کو عطا فرمائی۔

آج بھی اگر کوئی حضور ﷺ سے بات کرنا چاہے تو اس کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے اللہ کا نبی اللہ کی دی ہوئی قوت سے آج کی بیان کی صلاحیت رکھتا ہے، اگر کوئی حضور ﷺ کو سچے دل سے پکارے تو حضور ﷺ اُس کی پکار ضرور سُنتے ہیں حضور ﷺ فرماتے ہیں:

''اگر کوئی جمعہ کا درود پڑھے تو میں اُس کا درود خود اپنے کانوں سے سُنتا ہوں''

ہم نماز پڑھتے ہوں تو **السلامُ علیک ایھا النبی** کہتے ہیں اے نبی آپ پر سلامتی ہو اگر ہم سلام کرتے ہیں تو جان لیں کہ حضور ﷺ کی طرف سے سلام کا جواب بھی آتا ہے اگر روحانی حالت اچھی ہو تو آواز بھی آ جاتی ہے۔ حضور ﷺ زندہ ہیں وہ ہماری جانوں سے بھی زیادہ ہمارے قریب ہیں حضور ﷺ کسی صورت بھی ہم سے بے خبر نہیں ہیں، حضور ﷺ اپنے اُمتی کا نام اُس کے گھر کے دروازے کی سمت کو بھی جانتے ہیں وہ نبی ہم سے کیسے بے خبر ہو سکتا ہے جو ہمارے بارے میں سب کچھ جانتا ہے۔ اللہ ہمیں حضور ﷺ کی کامل پہچان عطا فرمائے۔ آمین